بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۵ تبوک ۱۳۴۳ ہش ۔ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ۔ ۵ ستمبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۰۷

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۴ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو کھانسی کی تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ رہا مگر شام کے وقت کچھ کھانسی اٹھتی رہی۔ رات نیند دوائی سے بھی نہیں آئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان جو پچھلے دنوں ربوہ سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ مورخہ ۲ ستمبر کی رات کو بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

داخلہ احمدیہ ہوسٹل لاہور

داخلے کے لئے درخواستیں بسفارش مقامی امیر یا پریذیڈنٹ جماعت بنام سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل B II — 34 گلبرگ لاہور ارسال ہوں۔ لاہور کے احمدی کالجیٹ طلباء اور ان کے والدین توجہ فرمائیں اور اپنے ہوسٹل کے دینی ماحول سے فائدہ اٹھائیں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شرع کی رُو سے سود کی تعریف یہ ہے کہ فائدہ مقرر کر کے دوسرے کو روپیہ قرض دینا

حکومت اپنی طرف سے جو روپیہ احساناً دیوے وہ سود میں داخل نہیں ہے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ ریلوے میں جو لوگ ملازم ہوتے ہیں۔ ان کی تنخواہ میں سے ایک آنہ فی روپیہ کاٹ کر رکھا جاتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ روپیہ دیا جاتا ہے - - - - - - - - - - اور اس کے ساتھ کچھ زائد بھی وہ دیتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ

"شرع میں سود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے۔ یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلاوے گا۔ لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہیں کرتا اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے اور دینے والا اس نیت سے نہیں دیتا کہ سود ہے تو وہ سود میں داخل نہیں ہے۔ وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے۔ پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی کے وقت اسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ نہ دے دیا ہو۔ یہ خیال رہنا چاہیئے کہ اپنی خواہش نہ ہو۔ خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملتا ہے وہ سود میں داخل نہیں ہے۔"

ایک صاحب نے عرض کیا کہ سید احمد خاں صاحب نے لکھا ہے اضعافاً مضاعفاً کی ممانعت ہے۔ فرمایا کہ:

"یہ بات غلط ہے کہ سود در سود کی ممانعت کی گئی ہے اور سود جائز رکھا ہے۔ شریعت کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے یہ فقرہ اسی قسم کا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ گناہ در گناہ مت کرتے جاؤ۔ اس سے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ گناہ ضرور کرو۔

اس قسم کا روپیہ جو کہ گورنمنٹ سے ملتا ہے وہ اسی حالت میں سود ہوگا جبکہ لینے والا اس خواہش سے روپیہ دیتا ہے کہ مجھ کو سود ملے ورنہ گورنمنٹ جو اپنی طرف سے احساناً دیوے وہ سود میں داخل نہیں ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ ۲۳۲)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج میں بی۔ اے/ بی۔ ایس سی پارٹ I کے جملہ مضامین میں داخلہ ۶ ستمبر ۱۹۶۴ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک بلا لیٹ فیس اور اس کے بعد مزید دس روز تک لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔ بوقت انٹرویو متعلقہ سرٹیفکیٹس اور گارڈین کا ہمراہ ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے اور ایف۔ ایس سی میں بھی اسی تاریخ سے محدود سیٹوں کے لئے داخلہ دوبارہ جاری ہوگا۔ (پرنسپل)

ربوہ کا موسم! ربوہ ۴ ستمبر۔ پرسوں علی الصبح یہاں موسلا دھار بارش ہوئی تھی اس کے بعد مطلع صاف ہوگیا۔ آج صبح سے مطلع پھر جزوی طور پر ابر آلود ہے۔ اور فضا میں خفیف سی خنکی ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۶۲ء

سیاست اور فرقہ وارانہ نعرہ بازی

(قسط ۲)

ہفت روزہ "شہاب" کا مودودی ایڈیٹر لکھتا ہے:۔

"یہ ٹنڈی پہلوان مولانا محمد عمر صاحب اچھروی کی جمعیت المسلمین ہے جس نے اپنی انتخابی مہم کے لئے مسلمانوں کے اندر فرقہ پرستی کی لعنت کو ہوا دینے کا نہایت مکروہ، پست اور گھٹیا طریقہ اختیار کیا ہے۔ مولانا ممدوح ہمارے محترم بزرگ ہیں اور ان کی پیرانہ سالی اس بات کی مقتضی تھی کہ وہ مسلمانوں کے درمیان نفرت پھیلانے اور مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑا کر اپنا حلوہ پراٹھا سیدھا کرنے کے دیرینہ گناہوں سے استغفار کرتے اور زندگی کے بقیہ دن گوشہ عافیت میں بیٹھ کر گذارتے لیکن حضرت ممدوح نے علمائے سلف کے اس اسوہ حسنہ کو یکسر فراموش کر دیا اور اپنی بزرگی کو سیاست کے ایسے خارزار میں گھسیٹا جو بیٹھے ہی کمتر درجہ کا ہے اور جو ہرگز انکی کہولت اور جسمانی نقاہت کے شایانِ شان نہیں۔ انہوں نے لاہور اور مضافاتِ لاہور میں اپنے اور اپنے چند ساتھیوں کے لئے چند ووٹ حاصل کرنے کے لئے جو کچھ کہا وہ پاکستان کے مستقبل کے لئے نیک فال نہیں کہلا سکتا۔ یہ ان مناظرہ باز مولویوں کی صدائے بازگشت ہے جو ہلاکو خان کے حملہ سے پہلے بغداد میں مجمع لگایا کرتے تھے چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

ہماری اطلاع کے مطابق مولوی صاحب نے چوک متی اور چاہ میراں میں تقریر فرمانے کے بعد کہا کہ جو آدمی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ کہے۔ جو یا غوث الاعظم شیئاً للہ نہ پکارے۔ جو گیارہویں نہ دے۔ جو سلام نہ پڑھے اسے ووٹ ہرگز مت دو۔ جو اسکے ساتھ اتفاق کرتے ہیں وہ ہاتھ اٹھا دیں چنانچہ کئی ہاتھ اٹھ گئے۔

(ہفت روزہ شہاب ۸/۶۲-۳۰ ص ۳)

اس کے بعد ایڈیٹر صاحب مولوی محمد عمر صاحب اچھروی کے اسی طرح کے کئی فرقہ دارانہ اقوال چٹان وغیرہ کے حوالہ سے پیش کرتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ دیوبندی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں کہتے ابوجہل بھی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں کہتا تھا لہذا یہ لوگ بھی ابوجہل اور شیطان کی پارٹی ہیں۔

۲۔ ابوجہل کی ناک اس لئے خراب تھی کہ اس نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گستاخی کی تھی۔ عبداللہ درخواستی اور غلام اللہ خاں کی ناک بھی خراب ہے۔ یہ ایک ہی پارٹی کے ممبر ہیں۔

۳۔ حسین علی (غلام اللہ خان کے مرشد) کا چہرہ موت سے چھ ماہ پہلے بگڑ گیا تھا۔ کسی کو دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔ اور چہرہ اس لئے مسخ ہوا تھا کہ وہ بے ادب تھا۔

۴۔ ان میں سے جتنے بھی بے ادب ہوئے سب کو فالج ہوا۔ غلام اللہ خان پر بھی فالج ہوگا۔ قسم کھا کر کہا اگر غلام اللہ خان کو فالج نہ ہوا اور مرتے ہوئے کلمہ نصیب ہوا تو میں ناک کٹوا لوں گا"

(ایضاً ص ۳)

اس کے بعد ایڈیٹر صاحب سیاست کے اخلاقیات پر طویل گفتگو فرماتے ہیں اور آخر میں مولوی اچھروی صاحب سے بصد ادب عرض کرتے ہیں:۔

"وہ اپنے دیرینہ ہتھکنڈوں سے سیاست کو غلیظ نہ کریں
ان کی تشریف آوری سے پہلے ہی سیاست میں کافی کیچڑ گھلا ہوا ہے وہ اپنی شخصیت کا اس میں اضافہ نہ فرمائیں یہ قومی وحدت اور ملی یکجہتی کے لئے نقصان دہ ہوگا اور شاید مولانا کے حلوہ پراٹھے میں بھی اس سے کچھ اضافہ نہ ہو سکے"۔

(ایضاً ص ۳)

سوال یہ ہے کہ سیاست میں فرقہ وارانہ کیچڑ گھولنے کا آغاز کس نے کیا ہے؟ یقیناً اس کا سہرا ایڈیٹر صاحب کے "پیر" مولوی مودودی کے سر پر ہی باندھا جا سکتا ہے چنانچہ منیر رپورٹ ملاحظہ ہو:۔

"جماعتِ اسلامی کی ذمہ داری کے مسئلے پر بحث کرنے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ اس جماعت کے اغراض و مقاصد اور اس کی سرگرمیوں کے دائرے کا مختصر حال بیان کر دیا جائے۔ جماعتِ اسلامی تقسیم سے پہلے موجود تھی۔ اس کا صدر مقام پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور میں تھا اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اس کے بانی تھے تقسیم کے بعد مولانا پاکستان چلے آئے اور انہوں نے ۱۹۵۲ء میں جماعتِ اسلامی پاکستان کے لئے ایک نیا آئین وضع کیا۔ ہندوستان کی جماعتِ اسلامی اب تک کام کر رہی ہے۔ اور اس کا اپنا علیحدہ آئین ہے۔

جماعتِ اسلامی کا نظریہ نہایت سادہ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کی جائے جس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ ایک "دینی سیاسی" نظام قائم کیا جائے جس کو جماعت "اسلام" کہتی ہے۔ اس نصب العین کے حصول کے لئے وہ نہ صرف پروپیگنڈا کو ضروری سمجھتی ہے بلکہ آئینی ذرائع سے (اور جہاں ممکن ہو وہاں قوت سے) سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی خواہاں ہے۔ جو حکومت جماعت کے تصور پر مبنی نہ ہو۔ مثلاً جہاں اس کی بنیاد قومیت پر ہو۔ مولانا امین احسن اصلاحی کے نزدیک "شیطانی حکومت" اور خود مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے نزدیک "کفر" ہے اور تمام لوگ جو ایسی حکومت میں ملازمت یا کسی دوسری حیثیت سے حصہ لے رہے ہیں یا رضامندی سے اس نظام کی اطاعت کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں۔ لہذا جماعت مسلم لیگ کے تصورِ پاکستان کی علی الاعلان مخالف تھی اور جب سے پاکستان قائم ہوا ہے جس کو "ناپاکستان" کہہ کر یاد کیا جاتا ہے یہ جماعت موجودہ نظامِ حکومت اور اس کے چلانیوالوں کی مخالفت کر رہی ہے۔ ہمارے سامنے جماعت کی جو تحریریں پیش کی گئی ہیں ان میں سے ایک بھی نہیں جس میں مطالبہ پاکستان کی حمایت کا بعید سا اشارہ بھی موجود ہو۔ اس کے برعکس یہ تحریریں ...... جن میں کئی ممکن مفروضے بھی شامل ہیں بتمام کی تمام اس تشکیل کی مخالف ہیں جس میں پاکستان وجود میں آیا اور جس میں اب تک موجود ہے۔

ایک فوجی عدالت میں اس جماعت کے بانی نے یہ بیان کیا کہ مسلح بغاوت کے سوا جماعت کا عقیدہ اور مقصد یہ ہے کہ موجودہ نظام حکومت کو توڑ کر جماعتِ اسلامی کے تصور کے مطابق حکومت قائم کی جائے۔ جماعت کے رئیس کو امیر کہتے ہیں۔ اور اگرچہ اسکی رکنیت محدود ہے جس میں آج کل صرف ۹۹۹ ممبر شامل ہیں۔ لیکن جماعت کی نشر و اشاعت کی مشینری خاصی وسیع ہے"۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت (اردو) ص ۲۶۱)

سو شہاب کے ایڈیٹر صاحب کو سمجھنا چاہیئے کہ ع

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

ہم نے مودودی صاحب کے تعلق ہی میں بارہا اس طرف توجہ دلائی ہے کہ دین میں سیاست کو یا سیاست کو دین میں گھسیٹرنے کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ مودودی لاکھ کہیں کہ ہمیں کسی فرقہ سے تعلق نہیں مگر وہ ایک فرقہ یا ایک مکتبِ فکر ہے جس سے باقی تمام فرقے اختلاف رکھتے ہیں۔ شیعہ۔ دیوبندی اور بریلوی کوئی بھی مودودیہ فرقہ کو مسلمان نہیں سمجھتا۔ اس کے لئے فتاویٰ پیش کئے جا سکتے ہیں۔ الغرض مودودیہ ایک ایسا ہی فرقہ ہے جیسا کہ حنفیہ۔ شافعیہ حنبلیہ وغیرہ فرقے ہیں۔ مودودیہ فرقے کے خلاف بھی کفر۔ ارتداد اور وجوب القتل کے فتاوی بڑے بڑے اہلِ علم حضرات نے دے ہوئے ہیں۔ پھر جب مودودیوں نے سیاست میں اپنے خاص مکتب کا چرخہ گھولا ہوا ہے تو اب جب اس کے تتبع میں مولوی محمد عمر صاحب اچھروی کیچڑ گھولتے ہیں تو وہ کیوں چڑتے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ مولوی محمد عمر اچھروی

"یا غوث الاعظم شیئاً للہ"

کا جو ان کا عقیدہ ہے پراپیگنڈا نہ کریں اور اس بناء پر ان لوگوں کے ووٹ حاصل نہ کریں جو ان کے ہم خیال ہیں جب کہ مودودیئے بھی اپنے تصورِ اسلام کے نام پر ووٹ بٹورنا جائز سمجھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ سب لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کو بھول گئے ہوئے ہیں حالانکہ وہ اپنا وعدہ ہر وقت پورا کرتا چلا آیا ہے۔ اس کا وعدہ ہے کہ

"انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون"

ہم ہی نے ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں۔ آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ کو اپنے نازل کردہ ذکر سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں رہا اب ہر کہ ومہ خود ساختہ مصلح تجدید و احیائے دین کیلئے کھڑا ہو سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مودودی صاحب گرگٹ کی طرح ہمیشہ رنگ بدلتے رہے ہیں کبھی تو کہا کہ انتخابات میں حصہ لینا غیر اسلامی ہے کبھی مولوی محمد عمر اچھروی کی طرح کہا کہ اسلام میں حزب اختلاف نہیں ہوتا۔ کبھی کہا کہ ہم خود کھڑے نہیں ہوں گے بلکہ اپنے خیال کے مطابق جس کو جائز سمجھیں گے ووٹ دے کر کامیاب کرائیں گے۔ کبھی کہا ہم خود کھڑے ہوں گے۔ کبھی کہا کہ ہم اسمبلی میں پارٹی نہیں بنائیں گے اور پھر اعلان کر دیا کہ بنائیں گے۔ یہ سیاست میں کیچڑ گھولنا

(باقی صفحہ ۴ پر)

توحید کی برکت

میری زندگی کا ایک ناقابلِ فراموش واقعہ

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ و قلات ڈویژن

ستمبر ۱۹۲۹ء میں جب میں کوئٹہ سے باڈہ (Badah) پہنچا تو ہمارے کارخانہ پاک ڈانس ملز کے کارندوں نے غیر معمولی گرمی سے بچنے کے لئے نہر میں غسل کرنے اور تیرنے کا پروگرام بنایا۔

ان ملازمین میں دو ہندو اور دو تین مسلمان تھے۔ یہ سب تیار ہو کر میرے پاس آئے۔ اور مجھے تحریک کی کہ میں بھی ان کے ساتھ چلوں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ کارخانہ سے کوئی سو قدم کے فاصلہ پر اچھی خاصی گہری اور چوڑی نہر بہتی تھی۔ جس کا نام رائس کینال ہے۔ جب ہم وہاں پہونچے تو میرے سب ساتھیوں نے یکے بعد دیگرے چھلانگیں لگا دیں اور تیرنا شروع کر دیا۔ یہ سب کے سب تیراکی کے مشاق اور بڑے ماہر تھے لیکن میں اناڑی بھی تھا اور پھر عدم مشق کی وجہ سے مجھے کچھ جھجھک بھی تھی کیونکہ میں نے زمانہ طالب علمی میں قادیان میں صرف معمولی سا تیرنا سیکھا تھا۔ قادیان سے ۳۔۴ میل دور جو نہر بہتی ہے میں نے اسے کبھی پار نہیں کیا تھا۔ صرف کنارے کے ساتھ ساتھ تیرا کرتا تھا۔ یہ ۱۹۳۶ء، ۱۹۳۷ء کی بات ہے۔ پھر اس کے بعد ۱۹۴۹ء تک مجھے کبھی تیرنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ چنانچہ میں نے یہی فیصلہ کیا کہ پہلے یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ مجھے تیرنا بھی آتا ہے یا نہیں۔ لہٰذا میں نہر میں کود پڑا اور پانی کے بہاؤ کی طرف کنارے کے قریب قریب رہتے ہوئے ہاتھ پاؤں مار کر تیرنے کی کوشش کرتا رہا۔ اس طرح جب مجھے یقین ہو گیا کہ بفضلہ تعالےٰ میں تیر سکتا ہوں تو میں باہر نکل کر کنارے پر کھڑا ہو گیا اس وقت مجھے اندازہ ہوا کہ میں نے نہر کی چوڑائی سے زیادہ فاصلہ تیر کر طے کر لیا تھا کنارے پر دوڑتا ہوا پھر اسی جگہ آ گیا جہاں میرے ساتھی نہا رہے تھے۔

اب جو میں نے دیکھا تو ایک ہندو تیرتے ہوئے نہر پار کر رہا تھا اور دوسرا ہندو نہر کے کنارے کھڑا تھا۔ ادھر دوسرے کنارے پر میرے دو مسلمان ساتھی کھڑے تھے۔ جو ہندو کنارے پر کھڑا تھا۔ اس نے بلند آواز سے ہمیں کہا اس طرف آؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں نے مجھے پوچھا کہ کیا آپ بھی چلیں گے

گو مجھے اس وقت تامل تھا۔ اور اس بات کا یقین تھا کہ میں تھک ہار کر ہی دوسرے کنارے تک پہنچ سکتا ہوں۔ لیکن جوانی کی ترنگ اور غیرت کی وجہ سے میں نے دوسرے کنارے تک پہونچنے کے ارادے سے چھلانگ لگا دی۔ اور پھر طرفہ یہ کہ پوری قوت اور غیر معمولی تیزی کے ساتھ ہاتھ پاؤں چلانے شروع کر دیئے۔ اس وقت یہ بات میرے واہمہ میں بھی نہ تھی کہ میں اس طرح اپنی جان کو کتنے عظیم خطرہ میں ڈال رہا ہوں۔

مجھے اتنا یاد ہے کہ اچانک میرے جسم میں انتہائی تھکاوٹ اور سن ہو جانے کا شدید احساس پیدا ہوا اور بجلی کی سرعت کے ساتھ میرے بازو اور میری ٹانگیں بے جان ہو کر رہ گئیں۔ میں نے نظر اٹھا کر دوسرے کنارے کی طرف دیکھا۔ تو میری رہی سہی قوت بھی جواب دے گئی۔ میں اس مہیب نہر کے عین وسط میں تھا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ میرے ہاتھ پاؤں میں خفیف سی حرکت ہی پیدا ہو جائے اور میں پانی کے بہاؤ کی طرف لہروں کے رحم و کرم پر بہتا چلا جاؤں۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ اس طرح میں ڈوبنے سے بچ سکتا ہوں۔ اور آہستہ آہستہ دور جا کر انشاء اللہ کنارے لگ جاؤں گا۔ میں اسی سوچ میں تھا کہ مجھے ایک غوطہ آیا۔ بدقسمتی سے اس وقت میرا منہ کھلا تھا۔ چنانچہ میرے پیٹ میں کافی پانی بھر گیا۔ کانوں میں پانی بھرنے کی وجہ سے نہ صرف کان بھاری ہو گئے بلکہ کن پٹیوں اور ناک کے نتھنوں میں شدید ٹیس دار درد بھی شروع ہو گئیں۔ اس کے بعد مجھے ایک دو اور غوطے آئے۔ اور میں کسی قدر حواس باختہ ہو گیا۔ موت اس وقت گویا میرے سر پر منڈلا رہی تھی۔

جس وقت میں نے نہر پار کرنے کے ارادہ سے چھلانگ لگائی تھی۔ اس کے تھوڑی دیر کے بعد میرے دونوں ساتھیوں نے بھی چھلانگیں لگائی تھیں۔ اور اب وہ میرے پیچھے تیرتے ہوئے آ رہے تھے۔

ان میں سے ایک ہمارے کارخانہ میں انجن ڈرائیور تھا۔ جس کا نام محمد علی تھا اور دوسرے کا نام انگور خان تھا جو بحیثیت کلینر کام کرتا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد میرے کانوں میں ہلکی سی آواز آئی۔ سندھی زبان میں کوئی کہہ رہا تھا کہ میرے کندھے پکڑ لو۔ چنانچہ اس وقت میرے بازوؤں میں بجلی کی سی سرعت کے ساتھ غیر معمولی حرکت پیدا ہوئی اور میں نے مستری محمد علی۔ صاحب کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا۔ لیکن ناتجربہ کاری اور ڈوب جانے کے خوف کی وجہ سے میں نے مستری صاحب مذکور پر اپنا بوجھ ڈال دیا کہ ان غریب کو بھی تھوڑی دیر کے بعد یکے بعد دیگرے دو غوطے آئے۔ اور اس نے یہ محسوس کر کے کہ یہ تو مجھے بھی ڈبو دیگا زور سے اپنے جسم کو بڑی فن کاری اور مہارت کے ساتھ ایسے انداز میں جھٹکا کہ وہ میری گرفت سے آزاد ہو گیا اور میں ایک بار پھر بے سہارا ہو گیا تھا۔ پھر غوطے کھاتے ہوئے پانی میں ایک مردہ کی طرح بہنے لگا۔

اب میں نہر کے پل کے قریب پہونچ چکا تھا۔ پل پر ۱۰۔۱۵ آدمی تماشائی بنے بڑے اطمینان کے ساتھ یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ لیکن ان میں سے کسی نے بھی مجھے بچانے کی ذرہ بھر کوشش بھی نہ کی۔ وہ دیہاتی لوگ تھے۔ اگر ہمت کرتے تو مجھے بآسانی نکال باہر لا سکتے تھے۔ مستری صاحب تو دوسرے کنارے کی جانب تیر کر چلے گئے۔ لیکن انگور خان بڑا وفادار، نرم اور رحم دل انسان تھا۔ میرے پیچھے تیرتا ہوا آ رہا تھا۔ پل کے قریب پہنچ کر اس نے بڑی اونچی اور دردناک آواز میں لوگوں کو پکارنا شروع کیا۔ سندھ میں بالعموم مظلوم انسان جب لوگوں کو مدد کے لئے بلاتا ہے تو یا حسین یا حسین "گھوڑا ارے گھوڑا ارے" کے الفاظ بولتے۔ مستری انگور بھی اس وقت یا حسین یا حسین "گھوڑا ارے گھوڑا ارے" کہتا جا رہا تھا۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتا تھا کہ دیکھو یہ ڈوب رہا ہے بچاؤ اسے بچاؤ۔ لیکن جب ان لوگوں سے امداد کے کچھ آثار ظاہر نہ ہوئے۔ تو اس نے بلند آواز سے دو تین مرتبہ کہا کہ "اے پیران پیر دستگیر بادشاہ۔ مہربانی فرما اس ڈوبتے کو بچا لے"۔

معزز قارئین! آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ ناچیز اس وقت کتنی بھاری اور بُری مشکل میں گرفتار تھا۔ مجھے اب بھی اچھی طرح یاد ہے کہ میں اس وقت موت کو اپنے سر پر منڈلاتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور مجھے پورا یقین ہو گیا کہ میری شمع حیات بس چند لمحات کی مہمان ہے۔ اور تھوڑی ہی دیر میں ایک آخری سانس آئے گا۔ اور میری روح میرے جسم کو چھوڑ کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو جائے گی۔

ایسے وقت میں جسم و جان پر جو کچھ گزرتی ہے۔ اور انسان ذہنی طور پر جس قسم کی کربناک اذیت محسوس کرتا ہے۔ اس کا حقیقی تصور وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں زندگی میں کبھی ایسے ہولناک حالات سے دوچار ہونا پڑا ہو۔ اور وہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے

احمدیہ ہوسٹل لاہور کا دوبارہ اجرا

داخلہ ۱۰ ستمبر سے شروع ہوگا

احباب کو علم ہے کہ احمدیہ ہوسٹل سالہا سال تک لاہور میں بڑی کامیابی کے ساتھ چلتا رہا۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کئی بزرگ ہستیاں دوران تعلیم رہائش پذیر رہیں اور اس سے بے شمار دینی فوائد حاصل ہوئے

اب کئی سالوں سے یہ ادارہ بند چلا آ رہا تھا۔ مگر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور جماعت کے دیگر اکابر اس کے دوبارہ اجرا کے محرک ہوئے۔ چنانچہ گزشتہ مجلس مشاورت میں دوبارہ اجرا کا فیصلہ ہو گیا۔

الحمد للہ کہ فیصلہ کی تعمیل میں ہوسٹل کا دوبارہ اجرا ۱۴-۹-۶۴ سے کوٹھی II ـ H ـ ۱۰۳ گلبرگ لاہور میں ہو رہا ہے۔ احمدی طلباء کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے ہوسٹل میں داخلہ لینا چاہیئے۔ تاکہ دینی اور روحانی ماحول میں دلجمعی سے تعلیم حاصل کر سکیں۔ احمدی والدین سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو احمدیہ ہوسٹل میں داخل کروائیں۔ اس کے فوائد ظاہر و باہر ہیں۔

ہوسٹل میں داخلہ کے لئے درخواستیں معہ کوائف تعلیمی درجہ معرفت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ جلد از جلد بنام سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل ارسال ہوں تاکہ انتظامات مکمل کرنے میں آسانی ہو۔ چونکہ لاہور کے کالج ۱۴-۹-۶۴ کو کھل رہے ہیں۔ اس لئے عملاً ہوسٹل میں داخلہ ۱۰-۹-۶۴ سے ہو گا۔ اور داخلے کی درخواستیں رسیدگی کی تاریخوں کی ترتیب سے زیر غور آئیں گی۔ نیز کرسی میز ٹیبل لیمپ وغیرہ طلباء اپنے لئے خود مہیا کریں گے انشاء اللہ احمدیہ ہوسٹل کے اخراجات دیگر ہوسٹلوں کے مقابلہ میں کم ہونگے۔ آمد و رفت کے لئے ۱۴، ۲۱ و ۲۵ نمبر کی اومنی بسیں چلتی ہیں۔ بس سٹاپ قریب ہی ہے۔ اللہ تعالےٰ بابرکت کرے (ناظر تعلیم ربوہ)

سے موت کے خونخوار جبڑوں کی گرفت میں آ کر بھی زندہ و سلامت بچ نکلے ہوں۔ اس وقت کی حالت کا معمولی سا نقشہ میں اس طرح کھینچ سکتا ہوں کہ میرے تمام جسم میں سخت درد اور اکڑن کا احساس تھا۔ بالخصوص سر اور کنپٹیوں میں اذیت ناک دکھن محسوس ہوتی تھی۔ ناک کے نتھنوں اور حلق میں چیرنے اور پھاڑنے والے درد کی لہریں چلتی تھیں پھر موت کا خوف اس کے علاوہ تھا۔ البتہ اس وقت کی ذہنی کیفیت کو بیان کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے

اس ذہنی اور جسمانی کشمکش کی حالت میں بھی میرے کانوں میں اپنے ہمدرد اور محسن کی یہ آواز آ رہی تھی کہ اے پیران پیر اے دستگیر بادشاہ! مہربانی فرما اور اس ڈوبتے کو بچا لے۔ باوجودیکہ میں حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو خدا تعالیٰ کا محبوب اس کا پیارا اور برگزیدہ بندہ سمجھتا تھا۔ اس وقت اور اب بھی لفضلہ تعالیٰ میرا عقیدہ یہی ہے کہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے راستباز اور صادق انسان تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں نعمت الہام سے نوازا تھا مجھے اس وقت یہ بھی معلوم تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتلایا تھا کہ آپ کی روح کو حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح سے روحانی مناسبت ہے مگر خدائے قدوس کی توحید خالص کا جو سبق میں نے بحیثیت احمدی پڑھا تھا اور شرک کی باریک در باریک اقسام کا جو علم مجھے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب مبارکہ سے حاصل ہوا تھا اس کی وجہ سے میرے اندر خدائے عظیم و برتر کی سچی توحید کا ایک شعلہ افروختہ ہوا۔ اور شرک سے بیزاری کی قندیل کچھ اس انداز سے میرے دل میں روشن ہوئی کہ میں موت و حیات کی کشمکش سے بے نیاز ہو گیا اور میں نے پوری قوت کے ساتھ بلند آواز سے کہا۔

"نہیں نہیں مجھے میرے اللہ کے سوا
اور کوئی بھی بچانے کی طاقت
نہیں رکھتا!"

ان الفاظ کا میرے منہ سے نکلنا تھا کہ میرے پیارے قادر و توانا خدا تعالیٰ نے جو اپنی توحید کے لئے غیرت رکھتا ہے۔ غیر معمولی حالات پیدا کر دیئے اور میں طرفۃ العین میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دوسرے کنارے پر پہنچ گیا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ان لوگوں میں سے بعض کے ذریعے جو مجھے ڈوبتے ہوئے دیکھ چکے تھے یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی کہ شیخ محمد حنیف احمدی پانی میں ڈوب کر فوت ہو گیا ہے میرے مخلص احمدی بھائی برادرم فضل احمد خان صاحب بھی موقعہ پر آن پہنچے۔ میں قریباً نصف گھنٹہ تک نہر کے کنارے بیٹھا اپنے مولیٰ کریم کے خاص احسان اور مہربانی پر غور کرتا رہا اور میرے جسم و روح کا ذرہ ذرہ اپنے محسن حقیقی اپنے خالق و مالک سچے بادشاہ کے احسان سے معمور تھا۔ اس وقت میں خوب سمجھتا تھا اور اب بھی اس اعتقاد پر قائم ہوں کہ میری زندگی کے دن پورے ہو چکے تھے اور موت مقدر تھی۔ لیکن میرے پیارے خدا تعالیٰ نے جسے اپنی توحید اور تفرید کے لئے بڑی غیرت ہے اس بندۂ پر معاصی کو محض غیرت توحید کی خاطر نئی زندگی عطا فرمائی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور یہ عاجز حلفاً کہتا ہے کہ توحید خالص کا یہ سبق جو میرے رگ و پے میں پیوست تھا اور اب بھی ہے اور انشاء اللہ تادم واپسیں رہے گا وہ محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خادم اور بروز یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم ہی کی وجہ سے تھا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ کے راستباز مامور توحید حقیقی کے قیام کے لئے ہی اس دنیا میں بھیجے جاتے ہیں۔ وہ توحید خالص جو دنیا سے ناپید ہو چکی تھی آج سے چودہ سو سال قبل مکہ کے جوانمرد نبی پیغمبر اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اسے بڑی مضبوطی کے ساتھ دنیا میں دوبارہ قائم فرمایا تھا۔ اور آج اس انتہائی مادی ترقیات کے دور میں جب کہ یورپ کے فلسفۂ ضالہ کے زیر اثر کروڑوں انسان توحید خالص سے بے گانہ ہو چکے تھے ایک بار پھر توحید کو قائم کرنے کے لئے اسی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام مبعوث ہوا ہے جس کی پاکیزہ تعلیم اور انفاس قدسیہ کے نتیجہ میں اس کے سچے متبعین کو بھی نعمت توحید خالص سے مالا مال کر دیا گیا ہے۔

یوں تو منہ سے ہر شخص توحید توحید کے نعرے لگاتا ہے لیکن کتنے ہیں جو امتحان کے وقت سچے ثابت ہوں۔ میرا یقین ہے کہ ہر سچے احمدی کے وجود کے ذرہ ذرہ میں خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی توحید رچی ہوئی ہوتی ہے جس کا ثبوت مجھ ایسے کمزور احمدی کے اس واقعہ میں موجود ہے۔

(خاکسار شیخ محمد حنیف)

ضروری اعلان

بل ماہ اگست ۱۹۶۴ء

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں

ان بلوں کی رقم ۱۰ ستمبر ۱۹۶۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے

جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ ستمبر تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر الفضل)

انتظامی امور ترسیل زر سے متعلق

مینیجر الفضل سے!

خط و کتابت کیا کریں!

لیڈر

(بقیہ صـ۲)

نہیں تو اور کیا ہے۔ بچارے مولوی محمد عمر صاحب اچھروی نے تو اتنی قلا بازیاں نہیں کھائیں جتنی قلا بازیاں مودودئے مودودی صاحب کی خود ساختہ قیادت دینیہ میں کھا رہے ہیں۔ ان کا دین میں ایک عقیدہ ہے وہ شروع سے آخر تک اسی عقیدہ پر قائم ہیں۔ اور اگر اسلام کو سیاست میں گھسیٹنا جائز ہے تو جس طرح مودودیوں کا حق ہے کہ وہ اپنے تصورِ اسلام کے مطابق ووٹ بٹوریں اسی طرح مولوی محمد عمر صاحب اچھروی کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ منتخب کرائیں اور اکثریت حاصل کر کے اپنے نظریہ اور تصور کا اسلامی نظام قائم کریں۔ ہم یہاں کالعدم اسلامی جماعت کا ذکر نہیں کر رہے۔ مگر ہمارا یقین ہے کہ اگر انتخابات تک پابندی رہی تو پھر بھی شہاب کے ایڈیٹر ایسے لوگ مودودی نظریۂ اسلام کے مطابق انتخابات میں حصہ لیں گے۔ خواہ وہ جماعت اسلامی کا نام نہ لیں اور وہی کھچڑی گھولیں گے جس سے وہ مولوی محمد عمر اچھروی کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ایڈیٹر شہاب نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف نہایت بازاری قسم کی عفونت پھیلانی شروع کر رکھی ہے۔

مکرم حاجی عبد القدوس صاحب کی وفات

میرے برادر نسبتی مکرم حاجی عبد القدوس صاحب شاہجہانپوری ۲۷۔ اگست کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب کرام ترقی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ مرحوم نیک مخلص اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(قریشی محمد یوسف بریلوی۔ ربوہ)

ایک دلچسپ مقابلہ

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر تربیتی قطعات اور اطفال کی مصنوعات کی نمائش بھی ہو گی۔ مجالس اسکی تیاری ابھی سے کریں۔ اوّل اور دوم آنے والی مجالس کو انعام دیا جائے گا۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

مورخہ ۲ ستمبر کو مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کی صاحبزادی محترمہ بدر النساء صاحبہ کے نکاح اور رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی ان کا نکاح مکرم قریشی ضیاء الحق صاحب ابن قریشی عزیز احمد صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا ہے۔ بعد نماز عصر جب بارات قریشی صاحب موصوف کے گھر پہنچی تو تلاوت قرآن کریم کے بعد جو مکرم حافظ عزیز احمد صاحب آف چنیوٹ نے کی قریشی محمد اسلم صاحب شاہد مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد نے نکاح کا اعلان کیا اور خطبۂ نکاح میں موثر پیرایہ میں ان امور کا ذکر فرمایا جنہیں اسلام نے نکاح کے تعلق میں مدنظر رکھنے کی ہدایت کی ہے۔

اس تقریب میں بہت سے بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

ایک مفید حوالہ

عطاء المجیب صاحب راشد ۔ بی ۔ اے ۔ ربوہ

گذشتہ دنوں بعض غیر از جماعت اخبارات نے اعتراض کیا تھا کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب اور دیگر مرحوم بزرگوں کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ کیوں استعمال کرتی ہے ۔ اس اعتراض کا ٹھوس اور کافی وشافی جواب دیا جا چکا ہے ۔ اسی سلسلہ میں ایک مفید حوالہ ملا ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جناب سر سید احمد خاں صاحب بانی علی گڑھ کالج اپنی مشہور کتاب "الخطبات الاحمدیہ فی العرب والسیرۃ المحمدیۃ" میں تحریر کرتے ہیں:۔

"...... بہر حال امر مذکورہ سے نہ تو مشہور اور معروف سیاح مسٹر برق ہروط رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جن کا بیان ہے کہ اسی یقطان کی اولاد عرب میں آباد ہوئی تھی اور نہ سر ولیم میور انکار کرتے ہیں۔"

(ص۶۱)

یہ الفاظ لکھنے کے بعد انہوں نے محسوس کیا کہ "رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ" کے الفاظ جمہور مسلمان کی نظر میں شاید قابل اعتراض ہوں گے اور وہ اسے تعجب کی نگاہ سے دیکھیں گے ۔ چنانچہ آپ نے اس کیفیت کی وضاحت کرتے ہوئے اسی جگہ حاشیہ میں تحریر کیا ہے :۔

"اس کتاب کے پڑھنے والے الفاظ "رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ" کو دیکھ جو مسٹر برق ہروط کے نام کے بعد لائے گئے ہیں بلاشک متحیر ہوں گے اور اس حیرت کے دفع کرنے کے واسطے میری دانست میں اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے کہ نہایت ذی فہم اور ذی علم گاڈفری ہیگنس صاحب کی کتاب کی کسی قدر عبارت کا ترجمہ اسی جگہ لکھ دیا جاوے

"مشہور و معروف سیاح برق ہروط جس نے دار العلوم کیمبرج میں تعلیم پائی تھی ایک نہایت پرغور تحقیق کے بعد اور خوب سوچ کر مسلمان ہو گیا ۔ اور اپنے عیسائی دوستوں کے مجمع میں بحالت اسلام انتقال کیا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو مسائل دین اسلام کی تلقین بمقام حلب ایک آفندی نے کی تھی اور اسی نے اس کو مسلمان کیا اور اس نے وہاں اعلانیہ اسلام کا اقرار کیا اور جب کہ بہ نیت حج روانہ ہوا تو مکہ کے قریب اپنے مذہب اور مسائل اسلام کی واقفیت میں اس کو سخت امتحان دینا پڑا ۔ جس کے باعث وہ ہمیشہ حاجی کے لقب کا دعوے کرتا رہا ۔ اس کی نومسلمی سچی اور صاف باطن معلوم ہوتی ہے اگرچہ میں خیال کرتا ہوں کہ اس کے عیسائی دوستوں سے علی العموم پوشیدہ تھی ۔

میں اس بات کے بیان کرنے سے نہایت خوش ہوں کہ میں ایک شریف آدمی سے جو بالفعل (مئی ۱۸۲۹ء سے برٹش گورنمنٹ میں ایک معزز عہدے پر مامور ہے) واقفیت رکھتا ہوں ۔ مگر اس کا نام ظاہر کرنے کا میں مجاز نہیں ہوں ۔ ان صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مسٹر برق ہروط کے انتقال سے تھوڑے عرصہ پہلے میں وہاں موجود تھا اور مسٹر برق ہروط نے مجھے نہایت سنجیدگی کے ساتھ یقین دلایا کہ میں درحقیقت مسلمان ہوں اور اسی حالت میں مرنے کی آرزو ہے ۔ اس کا گمنام سوانح عمری لکھنے والا اپنی کتاب میں جو بعد اس کے مشتہر ہوئی اس کی موت کا حال بیان کرتا ہے مگر اس کے مذہب کے بارہ میں کوئی لفظ مُنہ سے نکالنے سے اختیاطاً پرہیز کرتا ہے غالباً اس کو معلوم ہو گا کہ اگر حق بات زبان سے نکلی تو پادریوں کے بدنام اور رسوا کرنے کی وجہ سے میری کتابوں کی فروخت میں ہرج واقعہ ہو گا لیکن ایک فقرہ جو میرے بیان کی تائید کے واسطے کافی ہے اس کی زبان سے نکل گیا ہے ۔ وہ اسی شب کو پونے بارہ بجے بغیر افسوس و واویلا کرنے کے مر گیا ۔ تجہیز و تکفین اس کی وصیت کے موافق بطریق اسلام کی گئی اور اس معزز رتبے کا جو وہ دیسی لوگوں کی آنکھوں میں رکھتا تھا کماحقہٗ لحاظ کیا گیا ۔ اگر وہ فی الحقیقت مسلمان تھا تو ضرور اس نے مسلمانوں کی طرح کے موافق تجہیز و تکفین کی استدعا کی ہو گی ۔ اور یقیناً اگر عیسائی اس کی وصیت پر لحاظ نہ کرتے تو حکام بہ مجبوری ان سے کراتے ۔ یہ بعید از قیاس ہے کہ وہ عیسائیوں کا مسلمانوں کو ایک ایسے نومسلم کے شرف سے محروم رکھنا گوارا کرتے ۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ انہوں نے اس کو بلا تکلف قنصل انگریزی کی نگرانی میں اور اس کے ہم وطنوں کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا جن کو کہ پورا پورا موقع اس کی تجدید مذہب کے واسطے اپنی لیاقتیں صرف کرنے کا ملا تھا معلوم ہوتا ہے کہ مذہب اسلام کی بلا وجہ تقلید و تائید کرنے میں اس کو کوئی غرض منظور نہ تھی بلکہ برخلاف اس کے ان عیسائیوں سے جن کی طرف سے وہ مامور تھا اور جن کی وجہ سے اس کا گزارہ ہوتا تھا اس کو مخفی رکھنا ضروری سمجھتا تھا ۔

"اگر اس کی سوانح عمری لکھنے والے کا اعتبار کیا جائے تو وہ اعلیٰ اصول اور بہترین چال و چلن کا آدمی معلوم ہوتا ہے ۔ منجملہ اور پسندیدہ کیفیتوں کے جو اس مرتد کافر کی بابت جس طرح کہ اس کو عیسائی لوگ کہیں گے مرقوم ہوئی ہیں ایک یہ بھی ہے کہ اس نے اپنی موروثی جائداد قیمتی دس ہزار روپے کو اپنی ماں کو نان و نفقے کے واسطے دیکر اپنے آپ کو محض مفلس و قلاش بنا دیا تھا۔"

(ہیگنس اپالوجی صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء)"

(الخطبات الاحمدیہ فی العرب والسیرۃ المحمدیہ از آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خاں)

اس طویل اقتباس کو درج کرنے کا مقصد یہ ہے تا کوئی شبہ باقی نہ رہے ۔ اگر کسی شخص کو اسلام قبول کرنے کے بعد ثابت قدمی دکھانے پر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے الفاظ سے یاد کیا جا سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حوالہ میں ہوا ہے تو پھر جماعت احمدیہ پر یہ اعتراض کس وجہ سے کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صادق رفقاء کے اسماء کے ساتھ ان الفاظ کو استعمال کرتی ہے ؟ اگر تنگ نظر لوگ اس بات کو نہ بھی سمجھ سکیں تو کم از کم علی گڑھ کے تعلیم یافتہ اصحاب کو تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے ۔

مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کی طرف سے اجتماعی دُعا و صدقہ

مورخہ ۲۰/۸/۶۴ کو جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے احباب نے حضور کی صحت کے لئے خدام الاحمدیہ کی تحریک پر روزہ رکھا اور شام کو نائب امیر صاحب کی سرکردگی میں اجتماعی دعا کی گئی ۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ نے تمام جماعت سے صدقہ کے لئے مبلغ ۱۰۲/۷ روپے جمع کئے ۔ جو مرکز میں بھجوائے گئے ۔ (نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ داتا زید کا کی اجتماعی دُعا

مورخہ ۲۰ اگست بروز جمعرات زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ داتا زید کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی اور عمر درازی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی ۔ اس روز احباب جماعت نے روزہ بھی رکھا اور سحری سے قبل نماز تہجد باجماعت ادا کی ۔ جس میں نوجوانوں کے علاوہ انصار اور اطفال بھی شامل ہوئے ۔ پرسوز اجتماعی دعا میں جماعت کے بچے بوڑھے اور نوجوان سب شامل ہوئے ۔ جماعت کی طرف سے صدقہ بھی اکٹھا کیا گیا ۔ جس کی رقم جلد ہی مرکز میں پہنچ جائے گی ۔ (مبشر احمد باجوہ)

تنسیخ اعلان

خاکسار کی طرف سے ۳۱/۷/۶۴ کے الفضل میں جو اشتہار بعنوان "ضروری اعلان" شائع ہوا تھا ۔ منسوخ کیا جاتا ہے ۔ (خاکسار (میاں) سراج الدین لاہور)

نقل مکانی ڈیپارٹمنٹ آف اپلائڈ سائیکالوجی

پنجاب یونیورسٹی کی یہ ڈیپارٹمنٹ یونیورسٹی کیمپس میں منتقل ہو گئی ہے ۔ پراسپیکٹس و فارم داخلہ برائے بی ایس سی آنرز و ایم ایس سی کورسز دفتر ڈیپارٹمنٹ واقعہ نیو کیمپس یا انکوائری آفس سینیٹ ہال لاہور سے لیں ۔ (پ ۔ ٹ ۲۷/۸/۶۴)

(ناظر تعلیم)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۴ راگست ۱۹۶۴ء کے صٓ پر ایک فہرست بعنوان "تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے" شائع ہوئی ہے ۔ اس کے شمار نمبر ۱۸ میں اندراج کی غلطی ہو گئی ہے ۔ درست اندراج حسب ذیل ہے :۔

محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ کوئٹہ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ ... ۔ ۶۰ روپے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضلع راولپنڈی کی ساتویں سالانہ تربیتی کلاس

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تشریف آوری اور اہم تقاریر

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی ساتویں سالانہ تربیتی کلاس امسال ۱۴-۱۵-۱۶ ؍اگست کو منعقد ہوئی محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے اس کلاس کا افتتاح فرمایا۔

محترم صاحبزادہ صاحب ۱۴ ؍اگست کی صبح بذریعہ چناب ایکسپریس راولپنڈی پہنچے۔ اسٹیشن پر کثیر التعداد خدام نے استقبال کیا۔ جمعہ کا دن تھا محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک لطیف خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور نماز جمعہ پڑھائی۔

افتتاحی خطاب اور دُعا

نماز جمعہ کے بعد سوا دو بجے تربیتی کلاس کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تربیتی کلاسز کی اہمیت واضح کی اور مجالس خدام الاحمدیہ میں ایک عام بیداری پیدا کرنے کے لئے جگہ بہ جگہ ایسی تربیتی کلاسز منعقد کرنے پر زور دیا۔ قال اللہ وقال الرسول کی بہترین مثالیں پیش کرتے ہوئے آپ نے خدام کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور تلقین فرمائی کہ خدام دلی ذوق شوق اور عملی جدوجہد سے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔

بعدازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک لمبی اور پرسوز دعا فرمائی۔

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۴ ؍اگست بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ صاحب نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس اجلاس میں ضلع راولپنڈی کے انصار۔ خدام اور مستورات بکثرت شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں غیر از جماعت احباب بھی کافی تعداد میں مستفید ہوئے۔

آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام محمدیت۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان آپ کا عظیم الشان مقام افضلیت واضح فرمایا۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ صفات رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم، مالکِ یوم الدین کو باری باری بیان فرمایا اور بتایا کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ان صفات کا مظہر ہے۔

دوران تقریر آپ نے آیات قرآنی، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف حوالوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ اور ارفع مقام بڑی تفصیل سے احباب پر واضح فرمایا۔ آپ کا یہ خطاب پونے دو گھنٹے تک جاری رہا۔ جسے احباب نے بڑے اطمینان اور شوق سے سنا۔

اختتامی خطاب

کلاس کے دوسرے دن (۱۵ ؍اگست) صبح ساڑھے نو بجے محترم صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سے اختتامی خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں آپ نے خدام الاحمدیہ کو خصوصی طور پر مندرجہ ذیل امور کی طرف بڑے ہی دردمندانہ طور پر توجہ دلائی۔

(I) اقامۃ الصلوٰۃ یعنی نماز باجماعت کی اہمیت۔

(II) جماعت احمدیہ کا علمی تفوق۔

آپ نے نہایت شرح و بسط سے باجماعت نماز کی ادائیگی کی اہمیت بتائی۔ احکام قرآنی اور اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمائے اور قرآنی احکام اقامۃ الصلوٰۃ کی بہترین تشریح اور تفسیر بیان فرمائی۔

علمی میدان میں احمدیہ جماعت کی فوقیت اور دھاک بیان کرتے ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ موجودہ حالات میں دوسرے مسلمانوں میں بھی علوم اسلامی سیکھنے کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ بالخصوص پاکستان بننے کے بعد یہ شوق ترقی کر گیا ہے۔ جو ایک اچھا نشان ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی احمدیوں کی ذمہ داری بھی بڑھ گئی ہے۔ جگہ جگہ علوم اسلامی کے مراکز کھل رہے ہیں اور اسلامیات کی تعلیم یونیورسٹیز میں بھی پڑھائی جا رہی ہے۔ ان حالات میں جماعت احمدیہ کو خاص طور پر اپنا علمی معیار بلند سے بلند تر کرنا چاہیئے۔ ہمارے نوجوانوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔

ضلع راولپنڈی کی یہ تربیتی کلاس خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ سال گذشتہ کی نسبت شامل ہونے والی مجالس کی تعداد اور بحیثیت مجموعی خدام کی تعداد بھی زیادہ تھی۔

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ
مرکزیہ۔ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ اخبار **الفضل** خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر)

اب رپورٹ بھجوانے کا وقت ہے

گذشتہ سال کے تجربہ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ جو مجالس اطفال الاحمدیہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ الگ مطبوعہ فارم برائے اطفال الاحمدیہ پر بھجواتی رہیں۔ ان کے اطفال غیر معمولی ترقی کر رہے ہیں۔ لہٰذا دیگر مجالس جنہوں نے اب تک الگ رپورٹ فارم پر رپورٹ نہیں بھجوائی۔ وہ بھی اس طریق کو استعمال کریں اور آئندہ سے الگ فارم پر (جو دفتر مرکزیہ سے خط آنے پر ہر وقت مل سکتا ہے) رپورٹ ماہانہ کارگزاری بھجوایا کریں۔ یہ یاد رہے کہ جو مجالس کام کرتی ہیں مگر رپورٹ نہیں بھجواتیں۔ ان کا کام صفر کے برابر سمجھا جائے گا۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

---

۱۸ ؍ستمبر یاد رکھیں

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت چاروں امتحانات ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال۔ بدر اطفال ۱۸ ؍ستمبر کو ہو رہے ہیں۔

سب اطفال کو ان امتحانات میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ تا چاروں امتحان پاس کر کے بدر اطفال کا بیج سالانہ اجتماع پر حاصل کر سکیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم حافظ شفیق احمد صاحب معلم حافظ کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کا لڑکا لئیق احمد صاحب سابق کارکن نظارت امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ ۸/۴/۶۴ کو فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسلئے ان کا پراویڈنٹ فنڈ مجھے دیدیا جائے۔ یہ درخواست مکرم افسر صاحب پراویڈنٹ فنڈ نے بھیج کر لکھا ہے۔ کہ مرحوم کا بعد وضع قرضہ کارکناں مبلغ -/۳۰ روپے واجب الادا پراویڈنٹ فنڈ ۸۸-۸۰ روپے موجود ہے۔ اس کی ادائیگی کا فیصلہ کیا جائے۔

سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔ ورنہ یہ رقم مکرم حافظ شفیق احمد صاحب موصوف کو ادا کرنے کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (ناظم دار القضاء)

ولادت

میرے بھتیجے چوہدری رشید الدین ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کالا شاہ کاکو کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلی بچی عطا کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ ایک خادمہ دین بنائے۔ (چوہدری) بشیر احمد حوالدار محلہ دار الصدر ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ مورخہ ۲۴/۸/۶۴ کو میرے گھر دوسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ زچہ کی صحت کافی کمزور ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (عبد الحمید عفی عنہ ابن حکیم نظام جان گوجرانوالہ)

۲۔ بندہ کی لڑکی فہمیدہ بیگم زوجہ چوہدری عزیز احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت لاٹھیانوالہ نمبر ۱۹۴ ؍ر ب کی آنکھوں میں سیاہ موتیا اتر آیا تھا۔ ایک آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ دوسری آنکھ کا بھی عنقریب ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرماویں خدا تعالیٰ میری بچی کی آنکھوں کا اپریشن کامیاب کرے۔ (رحیم بخش امیر جماعت حلقہ کھوڑیانوالہ و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ)

۳۔ میرے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب تکلیف زیادہ بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (امین الدین طاہر محلہ دار الیمن ربوہ)

۴۔ بندہ کا بھائی شیخ عبد العزیز ولد شیخ محمد عبد اللہ صاحب کو بائیں ٹانگ پر چوٹ آئی تھی۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (منیر احمد دوکاندار چک ۹۹ شمالی سرگودھا)

۵۔ میرے دو بھائی امسال ستمبر میں بالترتیب بی کام سال اوّل اور ایف اے سال دوئم کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری ممانی جان اہلیہ محترمہ میجر منظور احمد صاحب ملتان میں بعارضہ دل بیمار ہیں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار۔ منیر مسعود خان۔ بی۔ ایس۔ سی سرگودھا)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

★ - نئی دہلی ۳ ستمبر - سپرد دیہ لیڈر مسٹر جے پرکاش نارائن نے بھارتی عوام کو متنبہ کیا ہے کہ ہندوستان میں جارحانہ قوم پرستی اور تعصب کے جذبات فروغ پا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ پاکستان اور چین کے ساتھ تعلقات بحال کرنے کے لئے حقیقت پسندی سے کام لیا جائے۔

مسٹر جے پرکاش نارائن نے عالمی امور کی بھارتی کونسل کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا پاکستان اور چین کے ساتھ تنازعات سیاسی بنیاد پر طے کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ طاقت کے بل پر مسائل حل نہیں ہوا کرتے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ انہوں نے دونوں ملکوں کے ساتھ پرامن طور پر تنازعات طے کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی۔ اس پر غلط ردعمل ظاہر کیا گیا ہے انہوں نے کہا ہمارا یہ خیال غلط ہے کہ تنازعہ کشمیر طے ہو چکا ہے یہ معاملہ ابھی حل طلب ہے کشمیری عوام مطمئن نہیں اور اس بنا پر پاکستان اور ہندوستان کی فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہیں انہوں نے تنازعہ کشمیر کو التواء میں ڈالنے کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ان کے خیال میں موجودہ حالات میں صدر ایوب اور شاستری کی ملاقات تنازعہ کشمیر کے حل کے لئے سودمند نہیں ہوگی۔ میں نے جو تجویز پیش کی تھی اس کا مطلب یہ تھا کہ دونوں ملکوں کو کشمیر کے معاملہ پر غور کے ساتھ ساتھ اقتصادی، سائنسی اور ثقافتی میدانوں میں بھی تعاون بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے، اس میں مشترکہ دفاع اور مشترکہ خارجہ پالیسی کی تجویز بھی شامل تھی دونوں ملکوں کی خارجہ پالیسی میں یکسانیت پیدا کی جا سکتی ہے کیونکہ سیٹو اور سینٹو کے معاہدے بےکار ہو چکے ہیں۔

★ - ماسکو ۳ ستمبر - روسی کمیونسٹ پارٹی کا اخبار پروادا عوامی چین کے اعلان پر سخت ناراض ہوا ہے کہ روسی جزیرہ کورائل کے متعلق جاپان سے مشروط طور پر مفاہمت پر آمادہ ہے اخبار نے الزام لگایا ہے کہ عوامی چین منگولیا کی ریاست کو غصب کرنے کی کوشش کر رہا ہے

کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان پروادا نے مزید لکھا ہے کہ چین کے سربراہ ماؤزے تنگ نے جزیرہ کورائل کے روس کے ساتھ الحاق کو روس کی ہوس ملک گیری سے تعبیر کیا تھا لیکن جاپانی سامراجیت کے سدباب کے لئے ایسا کرنا ضروری تھا یہ کہنا کہ جزیرہ کورائل جاپان کو واپس دے دیا جائے نہ صرف جاپان بلکہ امریکی سامراج کے ہاتھوں کھلونا بننے کے مترادف ہے۔

★ - شکاگو ۳ ستمبر - چھ سال بعد پوری دنیا میں خوفناک قحط پھیل جائے گا۔ کروڑوں اور اربوں انسان بھوک کا شکار ہو جائیں گے یہ پیش گوئی لغایو نیورسٹی (نیویارک) کے ایک ماہر معاشیات ڈاکٹر المینڈ ایول نے کی ہے۔

ڈاکٹر موصوف نے کہا کہ یہ دنیا کی تاریخ میں پہلا ہولناک قحط ہوگا۔ ایشیا۔ افریقہ اور جنوبی امریکہ کے علاوہ دیگر تمام ممالک بھی اس کی زد میں آ جائیں گے۔ اس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ یا تو زرعی پیداوار بڑھائی جائے اور یا پھر تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانے کی کوشش کی جائے آپ نے امریکی کیمیکل سوسائٹی کو بتایا کہ اس سلسلہ میں فوری اقدام کی ضرورت ہے۔

★ - ڈھاکہ ۳ ستمبر - مشرقی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے رنگ پور اور میمن سنگھ میں چینی کے دو کارخانے قائم کرنے کے لئے ایک جاپانی فرم کے ساتھ معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔ ان کارخانوں کی تعمیر پر ایک کروڑ ۷۷ لاکھ روپے خرچ آئیں گے اور ان میں سالانہ دس دس ہزار ٹن چینی تیار ہوگی یہ کارخانے ۱۹۶۴ء تک کام کرنا شروع کر دیں گے۔ جاپانی فرم اس کارخانہ کے لئے مشینری مہیا کرے گی اس معاہدہ کا ایک خاص پہلو یہ ہوگا۔ کہ دونوں کارخانوں میں نصب ہونے والی دس فیصدی مشینری پاکستان میں تیار کی جائے گی۔

★ - لندن ۳ ستمبر - امریکہ کے ایک سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ ویت نام کے متعلق عالمی کانفرنس سے عالمی کشیدگی بڑھے گی۔

برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ہیتھ اور صدر جانسن کے خاص نمائندے ہیری کیبٹ لاج کی ملاقات کے بعد ترجمان نے کہا کہ اس قسم کی کانفرنسوں کے بعد ۱۹۵۴ء اور ۱۹۶۲ء میں ہندوستان اور چین اور لاؤس کے متعلق جو معاہدے ہوئے تھے وہ دستخطوں کی سیاہی خشک ہونے سے پہلے ہی ختم بھی ہو گئے تھے عالمی کانفرنس سے کشیدگی بڑھنے کی متعدد وجوہات ہیں

★ - کراچی ۴ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ ٹوکیو میں عالمی بنک کا اجلاس ہو رہا ہے اس میں پاکستان دولت مشترکہ ممالک پر زور دے گا کہ وہ ترقی پذیر ملکوں کی اقتصادی ترقی میں مشترکہ طور پر حصہ لیں۔ عالمی بنک کے ڈائریکٹروں کے بورڈ اور عالمی امدادی فنڈ کا اجلاس ۵ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے

ترقی پذیر ملک عالمی بنک اور ترقی یافتہ ملکوں سے قرضوں کی شرائط اور پابندیاں نرم کرنے کا مطالبہ بھی کریں گے۔ اس کے علاوہ ترقی یافتہ ملکوں سے ترقی پذیر ملکوں کی مصنوعات خریدنے کا مطالبہ بھی کیا جائے گا پاکستان کی نمائندگی وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب کریں گے۔ وہ ان دنوں کوالالمپور میں دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں۔

★ - لاہور ۴ ستمبر - حکومت پاکستان نے آبادی میں تیزی سے اضافہ کو روکنے کے لئے خاندانی منصوبہ بندی کا کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے توقع ہے کہ حکومت مغربی پاکستان کے ہوم سیکرٹری مسٹر انور عادل اس ادارہ کے کمشنر مقرر کئے جائیں گے۔ مسٹر عادل کی جگہ راولپنڈی ڈویژن کے کمشنر مسٹر نیاز احمد خان مغربی پاکستان کے ہوم سیکرٹری مقرر کئے جائیں گے۔

وصایا

نوٹ: درج ذیل وصایا صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

وصیت نمبر ۱۳۳۹۸

میں عبدالحق ولد ابن حامد صاحب قوم موپلہ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۸-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو مجھے اس وقت صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مبلغ -/۱۸۰ روپے ماہوار ملتے ہیں میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں، نیز آمد کی کمی بیشی پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں کسی وقت کوئی جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر جو ترکہ ثابت ہوگا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبدالحق ولد ابن حامد صاحب ساکن قادیان۔ گواہ شد۔ عبدالرشید نیاز درویش موصی ۱۱۰۵۷ ولد چوہدری عبدالحکیم صاحب مرحوم قادیان۔ گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد درویش موصی نمبر ۹۲۹۲ قادیان ۶۴-۸-۲

وصیت نمبر ۱۳۳۹۹

میں مسعودہ سلطانہ زوجہ عبدالحق صاحب بی اے بی ٹی قوم موپلہ پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۸-۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد منقولہ ہے (۱) حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ بذمہ خاوند۔ (۲) زیورات کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ مالیتی -/۷۵ روپیہ۔ ہار طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی -/۱۲۰ روپیہ کل جائیداد -/۱۱۹۵ روپیہ ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائیداد ہوئی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے پر جو بھی ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مجھے اس وقت اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اپنی اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں گی آمد کی کمی بیشی پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ

مسعودہ سلطانہ۔ گواہ شد۔ عبدالحق خاوند موصیہ قادیان ضلع گورداسپور۔ معلم تعلیم الاسلام مڈل سکول قادیان، گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد قادیان ضلع گورداسپور موصی نمبر ۹۲۹۲ - قادیان۔

کراچی کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

طاہر بکڈپو

ٹرام جنکشن کراچی صدر

سے حاصل کریں۔ (مینیجر)

ضرورت ہے

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو پچاس روپے ماہوار پر جز وقتی سلاٹر ہاؤس سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے، خواہشمند احباب جو کم از کم اسسٹنٹ وٹرنری سرجن کا امتحان پاس ہوں اور ساٹھ برس سے کم عمر کے ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں ارسال کریں۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

ملائشیا میں ہنگامی حالت کا نفاذ

جنوبی ساحل پر انڈونیشی گوریلوں کے خلاف جنگ جاری ہے

کوالالمپور ۔ ۴ر ستمبر۔ جنوبی ملائشیا میں انڈونیشی چھاتہ فوج کے دستے اترنے کے بعد پورے ملائشیا میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے یہ اعلان کل تیسرے پہر کابینہ کے ایک خاص اجلاس کے بعد کیا گیا جس کی صدارت وزیر اعظم تنکو عبدالرحمٰن نے کی۔ دریں اثنا سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ملائشیا کی حفاظتی فوجوں نے چار اور انڈونیشی گوریلوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

وزیر اعظم نے اجلاس کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ہنگامی حالت کا جو اعلان کیا گیا ہے اس پر جمعہ سے عمل درآمد ہوگا۔

نامہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ملائشیا میں ہنگامی حالات کے نفاذ کے بعد جن قوانین پر عمل کیا جائے گا وہ کم و بیش ویسے ہی ہیں جیسے قوانین ملایا میں کمیونسٹوں کی بغاوت کے دوران نافذ تھے۔

وزیر اعظم نے ایک سوال کے جواب کے دوران بتایا کہ جوہور کے علاقے میں بدستور ۲۴ گھنٹے کا کرفیو نافذ ہے اور وہاں ملائشیا کی حفاظتی فوجیں انڈونیشی چھاپہ ماروں کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔

تنکو عبدالرحمٰن نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ انڈونیشی چھاپہ ماروں کی سرگرمیوں سے اقوام متحدہ کو مطلع کیا جا رہا ہے اس مقصد کے لئے ملائشیا کا ایک وفد نیویارک روانہ ہونے والا ہے انہوں نے اعلان کیا کہ اگر سلامتی کونسل میں اس مسئلہ پر ویٹو استعمال کیا گیا تو ملائشیا اپنی خود مختاری اور آزادی کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی کارروائی کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے

دریں اثنا برطانیہ اور آسٹریلیا نے ملائشیا کی فوجی امداد میں اضافہ کا اعلان کیا ہے۔

روس کے مُردہ فوجیوں سے
بھارتی وزیر دفاع کا خطاب

لینن گراڈ۔ ۴ر ستمبر۔ بھارت کے وزیر دفاع مسٹر چاون نے کل لینن گراڈ میں ان ساڑھے چھ سو فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے جنگ عظیم کے دوران اس شہر کی حفاظت کے لئے لڑتے ہوئے جانیں دی تھیں۔ مسٹر چاون، اس قبرستان میں ہمیشہ روشن رہنے والی مشعل کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اور ان الفاظ میں ان روسی فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔

"آپ یقیناً امن چاہتے ہیں اور ہمیشہ چاہتے رہیں گے۔ ہم اس کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں روس اور بھارت دونوں نے ہی خود کو اس مقصد کے لئے وقف کر دیا ہے۔"

ترکی اپنی ضروریات کی کیمیاوی کھاد
پاکستان سے خریدے گا!

کراچی ۴ر ستمبر۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر سعید حسن نے بتایا ہے کہ ترکی نے معاہدہ استنبول کو کامیاب بنانے کے لئے یہ پیشکش کی ہے کہ وہ اپنی ضرورت کی تمام کیمیاوی کھاد پاکستان سے خریدے گا

پاکستان، ایران اور ترکی کے مشترکہ صنعتی منصوبوں کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان تینوں ملکوں میں تجارت نہیں بڑھ سکتی وہ شدید مایوسی اور غلط فہمی کا شکار ہیں۔ تجارتی اور صنعتی اصولوں کے پیش نظر مشترکہ منصوبے انتہائی کامیاب رہیں گے۔ ترکی اور ایران میں جو کارخانے لگائے جائیں گے پاکستان میں ان کی مصنوعات کے لئے دس کروڑ خریداروں کی مارکیٹ ہوگی۔

مغربی پاکستان کے دریاؤں میں سیلاب

لاہور ۔ ۴ر ستمبر۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق کل رات راوی۔ چناب، سندھ اور ستلج میں درمیانے درجے کا سیلاب تھا۔ شاہدرہ کے مقام پر دریائے راوی میں پانی کا اخراج ۴۴۰۶۶ کیوسک تھا۔

چار ہزار سال پرانی کشتی

لندن ۴ر ستمبر۔ حال ہی میں یہاں ایک ایسی کشتی دریافت ہوئی ہے جس کے بارے میں قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ چار ہزار سال پرانی ہے یہ کشتی جو اوک کے تنے سے بنائی گئی تھی اب تک ثابت و سالم ہے۔ اس کی لمبائی ۴۲ فٹ اور چوڑائی ۴ فٹ ہے۔

میکاریوس نے امریکہ اور برطانیہ کا احتجاج مسترد کر دیا،

نکوسیا ۴ر ستمبر۔ قبرص نے کل امریکہ اور برطانیہ کے احتجاج کو مسترد کر دیا اور اپنے اس الزام پر اصرار جاری رکھا ہے کہ گذشتہ ماہ قبرص پر ترکی کا حملہ امریکہ اور برطانیہ کی سازش کا نتیجہ تھا۔

الجزائر میں غیر ملکی سفیروں پر پابندی

الجزائر ۴ر ستمبر۔ الجزائر میں مقیم غیر ملکی سفیر اور دوسرے سفارتی عملہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ضروری اجازت نامہ حاصل کئے بغیر ملک کے کسی حصے کا دورہ نہ کریں۔

اسلامی مشاورتی کونسل کے نئے رکن

راولپنڈی ۴ر ستمبر۔ صدر ایوب نے پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر چوہدری محمد علی کو اسلامی مشاورتی کونسل کا رکن مقرر کیا ہے یہ تقرری یکم ستمبر سے عمل میں آئی ہے۔ صدر نے کونسل سے ڈاکٹر قریشی کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

تیسرے منصوبے کی تکمیل سے فی کس آمدنی دُوگنی ہو جائے گی

منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین نے منصوبے کے خاکہ کا اعلان کر دیا

کراچی ۴۔ ستمبر۔ پاکستان کے تیسرے پنجسالہ منصوبے کے جس خاکہ کا اعلان کیا گیا ہے اس کے تحت ملک کے ساٹھ لاکھ بچوں کو ابتدائی تعلیم کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ اور ہسپتالوں میں مزید سترہ ہزار مریضوں کی جگہ بنائی جائے گی۔ نیز اس عرصہ میں غلّے کی پیداوار میں چوبیس فیصد اضافہ ہو جائے گا جبکہ آبادی میں چودہ فیصد اضافہ ہوگا۔

منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین جناب سعید حسن نے یہاں منصوبہ کے خاص خاص پہلو بتاتے ہوئے کہا کہ تیسرے منصوبہ کی مدت میں فی کس آمدنی دوگنی ہو جائے گی۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان آمدنی کے فرق کو کم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ منصوبہ میں کل ترقیاتی خرچ باون ارب روپے ہے۔ اس میں سے چونتیس ارب سرکاری شعبہ میں اور اٹھارہ ارب نجی شعبہ میں رکھا گیا ہے۔ ڈپٹی چیئرمین نے بتایا کہ منصوبہ میں زرعی پیداوار کے لئے خاص رقم رکھی جائے گی۔ اور زرعی پیداوار کے لئے جو صنعتیں قائم کی جائیں گی ان کے خرچ کو ملا کر زراعت پر کل چودہ ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ صحت و تعلیم اور سماجی بھلائی کے لئے گزشتہ منصوبہ کے چھ فیصد رقم کے مقابلے میں دس فیصد رقم رکھی گئی ہے۔ منصوبہ کی دوسری خاص خاص باتیں یہ ہیں کہ مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان کے مقابلہ میں سرکاری شعبہ میں دو ارب روپے زیادہ ملیں گے البتہ نجی شعبہ میں دونوں صوبوں کو برابر رقم ملے گی علاوہ ازیں آبپاشی کے لئے چار ارب روپے اور کیمیائی کھاد کی صنعتوں کے لئے دو ارب تریپن کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

منصوبہ میں دیہات میں آمد و رفت کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے سڑکیں بنانے کے لئے اڑسٹھ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ منصوبہ میں بھاری صنعتوں کی ترقی پر بھی زور دیا گیا ہے اور پانچ سال کے عرصہ کے دوران ایک ارب مشینیں بنانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔

جناب سعید حسن نے منصوبہ کے خاص خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں خاص بات یہ ہو گی کہ پاکستان غیر ملکی امداد پر کم انحصار کرے گا اور ملکی ترقی کے لئے اپنے وسائل سے زیادہ کام لیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ اب اس منصوبہ کو عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے گا۔

متحدہ عرب جمہوریہ سے ترکیہ کا احتجاج

الغزہ ۴۔ ستمبر۔ سکندریہ میں صدر ناصر اور صدر میکاریوس کے مشترکہ اعلامیہ میں ترکوں کے خلاف جن مخالفانہ خیالات کا اظہار کیا گیا ہے حکومت ترکیہ نے ان کے خلاف متحدہ عرب جمہوریہ سے احتجاج کیا ہے۔

مشتعل طلباء نے اڑیسہ اسمبلی پر
دھاوا بول دیا

بھوبانیشور ۴۔ ستمبر۔ ٹائمز آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق ایک ہزار سے زیادہ مشتعل طلبہ پولیس کے حفاظتی دستے کا گھیرا توڑتے ہوئے اڑیسہ اسمبلی کی "وزیٹر گیلری" میں گھس گئے اور ہنگامہ برپا کر دیا جس سے اسمبلی کی کارروائی معطل ہو گئی۔ ڈپٹی سپیکر نے اجلاس فوراً ملتوی کر دیا اور بھاگ کر ایوان سے باہر چلے گئے۔ اس پر مشتعل طلباء وزیروں کے چیمبر میں داخل ہو گئے اور انہیں زد و کوب کرنے اور دفتروں کے سامان کو توڑنے کی کوشش کی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک اسمبلی کی عمارت ہنگاموں اور لاقانونیت کا مرکز بنی رہی۔ طلباء نے کھڑکیاں اور دروازے توڑ دئے اور فرنیچر تباہ کر دیا۔ جب پولیس مشتعل طلباء پر قابو پانے کے لئے پہنچی تو انہوں نے سپاہیوں سے لاٹھیاں چھین کر انہیں پر برسانا شروع کر دیں۔

جنرل کھان دوبارہ وزیر اعظم بن گئے

سیگاں ۴۔ ستمبر۔ حکومت جنوبی ویٹ نام کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ جنرل کھان فوری طور پر دوبارہ جنوبی ویت نام کی وزارت عظمیٰ کے فرائض سنبھال رہے ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ جنرل کھان کو دفاعی افواج کی مکمل حمایت حاصل ہے نیز جنرل کھان نے ویت نام کے بھوک ہڑتالیوں سے ہڑتال ختم کرنے کو کہا ہے اور انہوں نے بھوک ہڑتال ختم کرنا منظور کر لیا ہے۔

ادھر امریکی ذرائع کے مطابق امریکہ جنوبی ویت نام میں امریکی فوجوں کی تعداد ۲۱ ہزار تک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴